روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۱۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد نمبر ۴۴-۷۹ نمبر ۱۰۱ اتوار ۲۶ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ ‘ ۸ ہجرت ۱۳۷۳ ہش ‘ ۸ مئی ۱۹۹۴ء

اپنے اندر صفاتِ باری کا پیدا کرنا ضروری ہے

اگر ہم اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا چاہتے ہیں تو محض اس کی صفات کا عرفان کافی نہیں بلکہ اپنے اندر ان صفات کا پیدا کرنا بھی ضروری ہے ورنہ تو یہ ایک فلسفہ ہے جس کا حسن اور احسان غیر کا دل موہ لینے کے قابل ہے۔ جب تک وہ حسن اور احسان کا جذبہ ہمارے اندر پیدا نہ ہو۔ اس وقت تک ہم دنیا میں توحید قائم نہیں کر سکتے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قرآن شریف کی تعلیم ثابت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حکیم ہے اور ذرہ ذرہ اس کے آگے ہے اور اس نے ایسی تعلیم دی ہے، جو انسانی قویٰ کی تکمیل کرتی ہے اور عفو اور انتقام کو محل اور موقع پر رکھنے کے واسطے اس سے بڑھ کر تعلیم نظر نہیں آئے گی۔ اگر کوئی اس تعلیم کے خلاف اور کچھ پیش کرتا ہے تو وہ گویا قانون الٰہی کو درہم برہم کرنا چاہتا ہے۔ بعض طبائع طبعاً عفو چاہتی ہیں اور بعض مار کھانے کے قابل ہوتی ہیں۔ سب عدالتیں قرآن شریف کی تعلیم کے موافق کھلی رہ سکتی ہیں۔ اگر انجیل کے موافق کریں، تو آج ہی سب کچھ بند کرنا پڑے اور پھر دیکھو کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ انسان انجیلی تعلیم پر عمل کر ہی نہیں سکتا۔ پس یہ دو نمونے علمی اور عملی تقویٰ کے ہوتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۲۹۱)

ہر امر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ہماری جماعت امام کے ہاتھ پر معاہدہ کرتی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ رنج میں۔ راحت میں۔ عسر میں یسر میں قدم آگے بڑھاؤں گا۔ بغاوت اور شرارت کی راہوں سے بچنے کا اقرار کرتا ہے۔ غرض ایک عظیم الشان معاہدہ ہوتا ہے پھر دیکھا جاوے کہ نفسانی اغراض اور دنیوی مقاصد کی طرف قدم بڑھاتا ہے یا دین کو مقدم کرتا ہے۔ عامہ مخلوقات کے ساتھ نیکی اور مسلمانوں کے ساتھ خصوصاً نیکی کرتا ہے یا نہیں۔ ہر امر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھے مقدمہ ہو تو جھوٹے گواہوں۔ جعلی دستاویزوں سے محترز رہے۔ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے وعظ کہنا بھی مفید امر ہے اس سے انسان اپنے آپ کو بھی درست کر سکتا ہے۔ جب دوسروں کو نصیحت کرتا ہے تو اپنے دل پر چوٹ لگتی ہے۔

امر بالمعروف میں ابرار کی ایک صفت ہے اور پھر قسم قسم کی بدیوں سے رکتا ہے۔ الختصر (۔) جب خود بھلائی حاصل کرتے ہیں ظالم لنفسہ ہوتے ہیں تو دوسروں تک بھی پہنچاتے ہیں۔ (۔) جو معاہدہ جناب الٰہی سے کیا ہو اس کو وفاداری سے پورا کرے۔ اور نیکی یوں حاصل کرے کہ میرے ہی افعال نتائج پیدا کریں۔ ایک فلسفی مسلمان کا قول ہے۔ ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافاتِ عمل غافل مشو

(۔) اور کھانا دینے میں دلیر ہوتے ہیں۔ مسکینوں۔ یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ کلام الٰہی میں لباس اور مکان دینے کی تاکید نہیں آئی۔ جس قدر کھانا کھلانے کی آئی ہے۔ ان لوگوں کو خدا نے کافر کہا ہے جو بھوکے کو کہہ دیتے ہیں کہ میاں تم کو خدا ہی دے دیتا اگر دینا منظور ہوتا۔ "کلام الٰہی" کے دل سورہ یٰسین میں ایسا لکھا ہے۔ (اور کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ کیا ہم انہیں کھانا کھلائیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود انہیں کھانا دے دیتا) آجکل چونکہ قحط ہو رہا ہے انسان اس نصیحت کو یاد رکھے اور دوسرے بھوکوں کی خبر لینے کو بقدر وسعت تیار رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے یتیموں۔ مسکینوں اور پابند بلا کو کھانا دیتا رہے۔ مگر صرف اللہ کے لئے دے۔ یہ تو جسمانی کھانا ہے۔ روحانی کھانا ایمان کی باتیں رضا الٰہی اور قرب کی باتیں یہاں تک کہ مکالمہ الٰہیہ تک پہنچا دینا۔ اسی رنگ میں رنگین ہوتا ہے۔ یہ بھی طعام ہے وہ جسم کی غذا ہے۔ یہ روح کی غذا۔ منشاء یہ ہو کہ اس

باقی صفحہ ۷ پر

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ محترمہ صائمہ کریمی بٹ صاحبہ بنت مکرم سعید افضال احمد صاحب بٹ صدر جماعت احمدیہ خیرپور نے سال ۱۹۹۰ء میں سکھر بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سکنڈری ایجوکیشن سے FSc (Home Economics) میں ۹۲۹ نمبر حاصل کر کے فرسٹ پوزیشن حاصل کی تھی۔ گورنر سندھ جناب محمود اے ہارون صاحب نے سکھر بورڈ کی دعوت پر سال ۱۹۸۹ء سے سال ۱۹۹۲ء تک جو طلباء اور طالبات فرسٹ آئے تھے انہیں گولڈ میڈل اور سلور میڈل دئے۔

چنانچہ مورخہ ۹۴-۴-۲۷ کو ہوٹل "فورم ان سکھر" میں تقریب منعقد ہوئی جس میں عزیزہ صائمہ کو گورنر صاحب نے گولڈ میڈل عطا فرمایا۔ اور فرسٹ پوزیشن لینے کا سرٹیفیکیٹ بھی دیا۔

اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے یہ کامیابی بہت ہی بابرکت فرمائے اور مزید کامیابیوں سے نوازے۔

طلباء کیلئے خدمت دین کا سنہری موقع

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"میں طالب علموں سے کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہو گا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔"

(الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۰ء)

تمام طلباء کی خدمت میں گزارش ہے کہ

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ-پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۸- ہجرت ۱۳۷۳ ھش — ۸- مئی ۱۹۹۴ء

نیلسن مینڈیلا

نیا جنوبی افریقہ مبارک ہو

تین سو سال سے گوروں اور کالوں میں تفریق برتنے والے جنوبی افریقہ میں گورے اور کالے برابر کی حیثیت سے زندگی گذاریں گے۔ اس تبدیلی کے لئے کالوں کی جدوجہد اور گوروں کے صدر کی گذشتہ پانچ سالہ کوششیں۔ دونوں کا حصہ ہے۔ آج سے تقریباً تیس برس قبل افریقن نیشنل پارٹی کے نیلسن مینڈیلا نے کہا تھا کہ ان کا ایک خواب جسے وہ شرمندہ تعبیر ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور وہ خواب یہ ہے کہ جنوبی افریقہ میں تمام نسلوں کے لوگ ایک ساتھ مل کر رہیں نہ کوئی کم ہو نہ برتر سب کے حقوق ایک جیسے ہوں اور سب اپنے فرائض کی انجام دہی خوشدلی کے ساتھ کریں۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد ان کی جدوجہد کی رفتار اور بھی تیز ہو گئی جس کے نتیجہ میں وہ قید خانے کی سلاخوں کے پیچھے چلے گئے اور کسی کو معلوم نہیں تھا کہ وہاں کتنی دیر رہنا پڑے گا۔ وہ قید و بند میں ستائیس سال گذار کر باہر نکلے تو ان کا جذبہ خدمت اور آزادی کی امنگ پہلے سے بھی کہیں آگے نکل چکی تھی۔ اس جدوجہد میں ملکی سفید حکومت سے گفت و شنید شروع ہوئی اور سفید فام صدر ڈی کلارک پر آفرین ہے کہ انہوں نے اپنا مقصد یہی قرار دے دیا کہ کالے اور گورے۔ سب لوگ۔ جنوبی افریقہ میں ایک جیسے شہری ہو کر زندگی بسر کریں گے۔ گفت و شنید کے نتیجہ میں نیا دستور ترتیب دیا گیا اگرچہ یہ کام بہت مشکل ثابت ہوئے لیکن راستے کی مشکلیں آہستہ آہستہ دور ہوتی گئیں اور کامیابی نے ان کے قدم چوم لئے۔ اتنی بات کے سلسلہ میں بھی مشکلات پیش آئیں لیکن اب۔ اب خدا کے فضل سے نئے جنوبی افریقہ کی بنیاد پڑ چکی ہے۔ ایک دو روز میں نیلسن مینڈیلا جنوبی افریقہ کے پہلے کالے صدر کا حلف اٹھانے والے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ ان کی پارٹی کے سربراہ نائب صدر ہونگے اور اسی طرح ڈی کلارک بھی نائب صدر ہونگے۔

ہم جنوبی افریقہ کی اس تبدیلی پر نیلسن مینڈیلا کو دعائیں پیش کرتے ہیں کہ ان کی سالہا سال کی کوششیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بار آور ہوئیں اور ہم تہ دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس نئے جنوبی افریقہ کو وہاں کے تمام باشندوں کے لئے اور ساری دنیا کے لئے بابرکت کرے۔ ہماری دعائیں ہمیشہ ان کے ساتھ رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں خوش و خرم رکھے اور ترقی کی راہ پر گامزن کرے اور وہاں آئندہ کبھی نسلی امتیاز نہ برتا جائے۔ کہ اس سے بڑی انسانیت کی اور کوئی تذلیل نہیں ہو سکتی۔

میں کچھ بے قاعدہ کہتا نہیں ہوں
مری ہر بات حسب قاعدہ ہے
مری باتوں کو سوچو اور سمجھو
تمہارا بھی اسی میں فائدہ ہے

جہاں بت خانہ ہے وہم و گماں کا
جہاں میں تو خدا کا ترجماں ہے
مقام اپنا سمجھ منصب کو پہچان
تو ناموسِ حرم کا پاسباں ہے

بہت ہیں قمقمے بجلی کے روشن
تہی انوار سے سینہ ہے یارب
نہ سوزِ شب نہ آہ صبحگاہی
یہ جینا بھی کوئی جینا ہے یارب

تقاضا ہے اسی عشق و جنوں کا
جو دارائے جہاں کے واسطے ہے
کشادہ میری آغوشِ محبت
زمین و آسماں کے واسطے ہے

زمین و آسمان کا نور ہے تو
بشر کی آنکھ سے مستور ہے تو
جو دل کو دیکھتا ہوں پاس ہے تو
فضا کو دیکھتا ہوں دور ہے تو

اگر غافل ہوں میں بہرِ خدا بخش
اگر مجرم ہوں میں میری سزا بخش
تری محفل کا ہوں ادنیٰ مغنّی
ہنر کی داد دے سہو و خطا بخش

سعید احمد اعجاز

سیدہ تسیم سعید

فونوگراف سے ڈش انٹینا تک کا سفر

اشاعت دین حق کیلئے جو خواہش حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں فونوگراف کی شکل میں پیدا ہوئی اور حضرت امام جماعت الثانی کی زندگی میں لاؤڈ سپیکر اور ٹیپ ریکارڈ کے رنگ میں ڈھلی وہ عالمگیر غلبہ دین حق کے لئے حضرت امام جماعت الرابع کو آڈیو ٹیپ اور ویڈیو ٹیپ اور ڈش انٹینا پر احمدیہ ٹیلی ویژن (ایم ٹی اے) کی صورت میں خدا تعالیٰ نے عنایت فرمائی۔

لاریب یہ تحریکیں یار لامکانی نے ہی اپنے پیاروں سے کروائیں آئیے یہ سفر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ، حضرت امام جماعت الثانی اور حضرت امام جماعت الرابع کے ارشادات کی روشنی میں کریں۔

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب (مالیر کوٹلہ) کی سوانح مؤلفہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی کتاب (رفقاء) احمد حصہ دوم کے صفحات (۴۷۴ سے ۴۷۹) میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فونوگراف سے دعوت الی اللہ کی خواہش ظاہر کی۔

فونوگراف سے دعوت الی اللہ

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کے پاس فونوگراف تھا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو فونوگراف کے بارے میں پتہ چلا آپ نے "حضرت نواب صاحب کو لکھا کہ جب قادیان تشریف لائیں تو فونوگراف لیتے آئیں تا کہ آواز بھرنے کا تجربہ کیا جائے"۔ حضرت کا منشاء تھا کہ آپ کی تقریر بھر کر ممالک غیر میں بھیجی جاوے کہ امام کی آواز میں خاص برکت و تاثیر ہوتی ہے۔ تفصیل مندرجہ ذیل کے پڑھنے سے احباب کرام پر آشکار ہو گا کہ حضرت کے قلب اطہر میں دنیا کی ہدایت کا کسقدر جوش بھرا ہوا تھا اور (آپ) ہدایت دینے کا ہر جائز طریق اختیار کرنا چاہتے تھے۔ معلوم نہیں کس کو کس ڈھب سے ہدایت نصیب ہو جائے یہ امر کسی سے مخفی نہیں کہ فونوگراف اور اس جیسی دیگر اشیاء اکثر لہو و لعب کے طور پر استعمال میں آتی ہیں لیکن جب غیر مسلموں نے اس کے سننے کا اشتیاق ظاہر کیا تو (حضرت) نے اس کو (دعوت الی اللہ) کا ذریعہ بنا لیا۔ (حضرت) کی آواز تو نہیں بھری گئی تھی لیکن جن دو بزرگوں کی آواز بھری گئی افسوس کہ وہ بھی محفوظ نہ رہ سکی۔ سلنڈر جو موم یا مصالحہ کے بنے ہوئے تھے جلد ہی خراب ہو گئے۔ جلیل القدر (رفقاء) میں سے حضرت امام جماعت الثانی کا مجھے علم ہے کہ دس بارہ سال قبل ایک فرم کی درخواست پر لاہور کی نمائش میں (حضرت) نے سورہ فاتحہ تلاوت کی تھی جس کو فرم نے ریکارڈ کرایا تھا"۔

فونوگراف کے متعلق نواب صاحب ۱۵ نومبر ۱۹۰۱ء بروز جمعہ کی ڈائری میں تحریر فرماتے ہیں "بعد نماز فجر فونوگراف درست کئے۔ "بعد نماز عصر فونوگراف حضرت کو سنائے اور دو سلنڈر مولوی عبدالکریم صاحب نے بھرے۔" اور ۲۰ نومبر کی ڈائری میں رقم فرماتے ہیں۔

"نماز عصر میں حضرت نے فرمایا کہ شرمپت نے کئی دفعہ ہم کو فونوگراف سننے کے لئے کہا ہے پس ہم چاہتے ہیں کہ اس ذریعہ ان کو (دعوت الی اللہ) بھی ہو جائے ہم کچھ شعر لکھ دیتے ہیں۔ اور

عجب نوریست درجان محمد

یہ نظم فونوگراف میں بند کی جائے۔ چنانچہ حسب الحکم اشعار بند کئے گئے حضرت نے چند منٹوں (میں) ایسے لطیف شعر فرمائے جو نہایت ہی عمدہ اور نیچرل اور پر معنی تھے چنانچہ کوئی ساڑھے چار بجے فونوگراف ایک مجمع میں جس میں ہندو مسلمان تھے۔ صحن بالاخانہ میں سنایا گیا۔ یہ نظم الحکم میں چھپے گی" (مکرم بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی فرماتے ہیں۔ "صحن بالا خانہ سے مراد صحن حضرت اماں جان ہے میں بھی اس مجلس میں موجود تھا")

خدا تعالیٰ کی قدرت کے قربان اب حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی خواہش کہ یورپین ممالک میں (خدا کے بھیجے ہوئے) کی آواز جائے۔ کس عظیم الشان طریقے پر خدا تعالیٰ نے پوری کی کہ نہ صرف یورپین ممالک بلکہ دنیا کے تین چوتھائی ممالک میں آواز ہی نہیں تصویر بھی آپ کے امام کی پہنچ رہی ہے۔

حضرت امام جماعت الثانی نے خدمت دین کے لئے صوتی ذرائع کے استعمال کا ذکر کرتے ہوئے ۱۹۳۶ء کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب میں لاؤڈ سپیکر کے پہلی مرتبہ استعمال کے موقع پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا

"دوستوں کو چاہئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اوقات جلسہ سالانہ کی تقاریر سننے میں صرف کریں اور خود بھی اور اپنے دوستوں کو بھی اِدھر اُدھر پھرنے سے روکیں ایک وقت تھا جب آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے دور تک آواز نہیں پہنچ سکتی تھی اور دوستوں کا اِدھر اُدھر پھرنا کسی حد تک معذوری میں شامل تھا مگر اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے لاؤڈ سپیکر لگ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے آواز بخوبی پہنچ جاتی ہے ایسے موقعوں پر پہلے یہ گھبراہٹ ہوا کرتی تھی کہ دوستوں تک آواز کس طرح پہنچے گی مگر اب تو اگر میلوں بھی لوگ پھیلے ہوئے ہوں تو لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ان تک آواز پہنچ سکتی ہے۔ ------- — — — — —

— — — — — — — —

— — — — اللہ تعالیٰ نے ------- پریس جاری کر دیئے۔ اور پھر آواز پہنچانے کے لئے لاؤڈ سپیکر اور وائرلیس وغیرہ ایجاد کرائے اور اب تو اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ایسا دن بھی آ سکتا ہے کہ ہر (بیت) میں وائرلیس کا سیٹ لگا ہوا ہو۔ اور قادیان میں جمعہ کے روز جو خطبہ پڑھا جا رہا ہو وہی تمام دنیا کے لوگ سن کر بعد میں نماز پڑھ لیا کریں"۔

(الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۵)

حضرت امام جماعت الثانی لاؤڈ سپیکر کے فائدے پر اس قدر خوش ہوئے تھے اور تمنا کا اظہار فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ دن بھی آئے جب (امام) وقت خطبہ دیں اور سب بیوت الذکر میں سنا جا سکے خدا تعالیٰ اپنے پیاروں کی دلی نیک تمنائیں کس طرح پوری فرماتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور اس کی عقل خدائی کاموں کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

حضرت امام جماعت الثالث بھی بارہا احمدیہ ریڈیو سٹیشن قائم کرنے کی خواہش کا اظہار فرما چکے تھے۔ احمدیت کی دوسری صدی میں نمایاں اور بابرکت کامیابیوں کی شاہراہ پر پہلا قدم مواصلاتی ذریعہ بن کر سامنے آیا جب کہ دوسری صدی کا پہلا خطبہ جمعہ مواصلاتی سیارے کے ذریعے ماریشس اور جرمنی میں بیک وقت سنا گیا۔

حضرت امام جماعت الرابع نے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ "آپ سب کو میں یہ خوشکن اطلاع بھی دیتا ہوں کہ اس وقت اس آواز کو ماریشس اور جرمنی کے احمدی بھی سن رہے ہیں یہ صدی کا وہ پہلا خطبہ ہے جس کو فضائی رسل و رسائل کے ذریعہ سب سے پہلے ماریشس کی جماعت نے سننے کا انتظام کیا اور اب مجھے اطلاع ملی ہے کہ جرمنی کی جماعت نے بھی اس خطبہ کو براہ راست سننے کا انتظام کیا ہوا ہے ------- اور اس اہم تاریخی خطبہ میں ہم سب کے ساتھ اس طرح شریک ہیں جس طرح ہم سب ایک جگہ اکٹھے بیٹھے ہیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ مارچ ۱۹۸۹ء مطبوعہ الفضل ۴۔ اپریل ۱۹۸۹ء)

خدا تعالیٰ کی مدد و نصرت حضرت امام جماعت اور مخلصین کی دعائیں رنگ لائیں اور،

ہوا کے دوش پر جاتی ہے اک آواز ہر گھر میں
محبت کا کھلا ہے اک عجب انداز ہر گھر میں
سنو سنتے رہو، سننے سے اپنا دل نہیں بھرتا
بتاؤ تو سہی کس کا ہے یہ اعجاز ہر گھر میں

(ابوالاقبال الفضل ۲ فروری ۱۹۹۴ء)

۱۹۹۱ء کے جلسہ سالانہ انگلستان پر تینوں دن حضرت امام جماعت الرابع کے خطابات اور کارروائی بیک وقت پاکستان سمیت ۱۱ ممالک میں Live سنی گئی روزنامہ جنگ میں بھی خبر شائع ہوئی کہ

۱۹۹۱ء کے جلسہ سالانہ انگلستان کی کارروائی کا بیک وقت سات زبانوں میں ترجمہ کیا گیا اور گیارہ ممالک کے احمدیوں نے یہ کارروائی براہ راست سنی۔

(جنگ لاہور ۳۰ جولائی ۱۹۹۱ء)

اور اسی طرح ۱۹۹۱ء میں جلسہ انگلستان براہ راست سنا گیا اور اس احساس نے کہ افراد جماعت مختلف ممالک میں بیٹھے حضرت صاحب کے ساتھ ساتھ دعاؤں میں شامل ہیں فرقت زدہ دلوں کو تڑپا تڑپا دیا اور سب نے رو رو کر دعائیں کیں ان دعاؤں میں ایک بیساختہ خواہش شامل تھی کہ کاش اس Live آواز کے ساتھ ٹیلی ویژن پر بھی ہم حضرت صاحب کو دیکھ سکیں اور عقل کہتی تھی کہ بہت مشکل آرزو ہے۔ لیکن صدقے جاؤں خدا تعالیٰ کی قدرت کے کہ اگلے ہی سال ۱۹۹۲ء کا جلسہ انگلستان احمدیہ ٹی وی پر Live دکھایا گیا۔ اس موقع پر حضرت صاحب نے فرمایا "احمدیت کی دوسری صدی کے آغاز سے جماعت احمدیہ ایک نئے انقلابی دور میں داخل ہو چکی ہے ---- پہلے یہ انتظام تھا کہ میری آواز دنیا کے بہت سے ممالک تک براہ راست پہنچ جاتی تھی اس کے بعد یہ ترقی ہوئی کہ میری آواز اور تصویر بھی کئی ممالک تک جانے لگی۔ اور آج اس میں ترقی کا ایک نیا مرحلہ سامنے آیا ہے اور

مشرق بعید اور جنوبی ایشیا کے ممالک تک بھی میری آواز ہی نہیں بلکہ تصویر بھی پہنچ رہی ہے"۔

(افتتاحی خطاب جلسہ انگلستان ۳۱ جولائی ۱۹۹۲ء بحوالہ مصباح ستمبر ۱۹۹۲ء)

بیٹھے ہیں اپنے گھر میں ٹی وی کے سامنے ہم
آواز سن رہے ہیں، تصویر دیکھتے ہیں
گو خواب دیکھنا بھی ممکن نہیں تھا لیکن
اب ہم بفضلِ ایزد تعبیر دیکھتے ہیں

(ابوالاقبال الفضل ۳ مارچ ۱۹۹۴ء)

اور پھر تو ہر خطبہ جمعہ (Live) براہ راست آنے لگا حضرت صاحب کے ساتھ حضرت صاحب کی رقت اور پر سوز دعاؤں کے لمحات میں ساری دنیا شامل ہونے لگی اور پھر رمضان میں حضرت صاحب کے درس قرآن آنے لگے۔ پاکستان کے قیام کے دوران تو احمدیوں کی اکثریت، حضرت صاحب کی زیارت، حضرت صاحب سے ملاقات، حضرت صاحب کے خطبات اور خطابات جلسہ سالانہ اور اجتماعات کے موقع پر ہی سن سکتی تھی۔ لیکن اب تو زمانے اور فاصلے کی حدود پھلانگ کر روحانی طور پر جماعت اپنے پیارے امام کے قریب آگئی اگلا جمعہ آنے تک کے دن گن گن کر گزارے جاتے اور پھر جمعہ کے روز ڈش مراکز تک اپنے مولیٰ کی حمد کرتے حضرت صاحب کے روح پرور خطبات سے دلوں کو گرمانے، چھوٹے بڑے دیوانہ وار پہنچ جاتے۔

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

علاوہ ازیں ریڈیو پر بھی خطبہ جمعہ آنے لگا چنانچہ حضرت صاحب نے فرمایا:۔

ریڈیو نے بڑا خلا پر کیا "ریڈیو کے ذریعے تمام دنیا میں شارٹ ویو ۱۶ میٹر بینڈ پر یہ خطبہ ہر جگہ سنائی دے سکتا ہے۔ تصویر ہر جگہ اس لئے نہیں پہنچ سکتی کہ اس کے لئے ڈش انٹینا کی ضرورت ہے بڑے اہتماموں کی ضرورت ہے ہر شخص کو ڈش انٹینا کے مرکز تک پہنچنے کی بھی توفیق نہیں مل سکتی۔ کچھ بیمار ہیں جو گھروں سے نکل نہیں سکتے۔ کچھ عورتیں اور بچے ہیں جن کے لئے ممکن نہیں ہوتا کہ باہر جا کر کہیں خطبہ سن سکیں یا دیکھ سکیں یہ جو بیچ کے خلا تھے یہ تمام خدا کے فضل کے ساتھ خطبات کے ریڈیائی انتشار کے ذریعے پورے ہو چکے ہیں"۔

(خطبہ جمعہ ۲۳ جولائی ۱۹۹۳ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۳۰ جولائی ۱۹۹۳ء)

آگے حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

"ہم عاجز گنہگاروں اور کمزوروں کے سپرد اللہ تعالیٰ نے یہ کام کیا تھا کہ تمام دنیا کی قوموں کو (ایک قوم) میں تبدیل کردو۔ ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی تھی کہ دنیا سے تمام سعید روحوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرو —

— — — — — — — —

— — — — اس ہاتھ پر اکٹھا کرنے کے لئے ہماری مجبوریاں ہماری بے کسیاں ہماری بے بضاعتی حائل تھیں اور ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ہم میں یہ طاقت ہوگی کہ تمام دنیا کو ایک (قوم) میں تبدیل کردیں مگر دیکھتے دیکھتے آسمان سے وہ تقدیریں نازل ہوئی ہیں۔ جنہوں نے اس دور کے خواب کو آج ایک حقیقت میں تبدیل کردیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے اور ان احسانات کا جتنا بھی شعور حاصل کریں گے اتنا زیادہ طبیعت حمد کی طرف مائل ہوگی اور خدا کے حضور سجدہ ریز ہوگی۔ یہ احسان ایسا احسان نہیں کہ ایک دو باتوں اور ایک دو تذکروں میں اس کی تفاصیل بیان ہو سکیں اتنے گہرے اور مستقل اور اتنے وسیع اثرات اس نئے دور میں اس ذریعہ سے جاری ہو چکے ہیں اور ساری دنیا کے احمدی اس شدت سے اس کیفیت کو محسوس کررہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ایک عظیم فضل نازل ہوا ہے۔ .... ساری دنیا کے ایک جماعت ہونے کا احساس جس شدت کے ساتھ اس دور میں ابھرا ہے اس کا اس سے پہلے تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔

(خطبہ جمعہ ۲۳ جولائی ۱۹۹۳ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۳۰ جولائی ۱۹۹۳ء جلد نمبر ۱ شمارہ نمبر ۱)۔

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

ترقی کی طرف ایک اور قدم نہیں بلکہ زبردست چھلانگ ایک حیرت انگیز انقلاب کی تاریخی اہمیت کا اعلان کرتے ہوئے حضرت امام جماعت الرابع نے فرمایا کہ ۷ جنوری ۱۹۹۴ء سے ایشیا افریقہ اور آسٹریلیا کے ناظرین کے لئے احمدیہ ٹیلی ویژن سے روزانہ ۱۲ گھنٹے کے اور یورپ کے ناظرین کے لئے ساڑھے تین گھنٹے کے پروگرام نشر کئے جائیں گے۔ یورپ کے پروگرام آٹھ زبانوں میں اور ایشیا وغیرہ کے پروگرام سر دست دو زبانوں میں نشر ہوں گے۔ .... اب عالمی طور پر جماعت احمدیہ کے پیغام کی طلب اتنی بڑھ گئی ہے کہ اب ناممکن ہے کہ جماعت صرف لٹریچر کے ذریعے اس پیاس کو بجھا سکے۔ حضرت صاحب نے پروگراموں کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے فرمایا "ہم مسلسل اور بہترین قرأت کے ساتھ کلام الٰہی کی تلاوت اور مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ سنوائیں گے ...... دوسرا اہم پروگرام ہے جس کے ذریعے دنیا کی ہر زبان سکھائی جاسکے گی۔ .... میوزک کے بغیر خوش الحانی سے نظمیں اور گانے پیش ہونگے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عربی فارسی اور اردو قصائد ترنم سے پیش کئے جائیں گے تا کہ ساری دنیا کے لوگ خدا کی حمد کے گیت گانے لگیں"

(خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۳ء الفضل ۴ جنوری ۱۹۹۴ء)

چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسمان گاتا نہیں
اب تو ہیں اے دل کے اندھو دیں کے گن گانے کے دن

احمدیہ ٹیلی ویژن ساری دنیا میں دعوت الی اللہ کے وہ میدان سر کررہا ہے جو اپنی مثال آپ ہیں۔ حضرت امام جماعت کے خطبات، خطابات، مجالس علم و عرفان، ملاقات، ہومیو پیتھک، طب، میڈیکل نو مبایعین کے انٹرویو جلسہ سالانہ کی نظمیں اور دوسری نظمیں اطفال اور ناصرات کے پروگرام۔ ان پروگراموں کو اگر کوئی باقاعدہ ریکارڈ کر دو ماہ بھی دیکھ لے تو ایک کامیاب داعی الی اللہ بن سکتا ہے۔ ان روحانی پروگراموں کے بعد دوسرے ٹی وی کے پروگرام بے حقیقت اور سراب معلوم ہوتے ہیں۔

حضرت صاحب نے ۷ جنوری ۱۹۹۴ء سے ٹی وی کی ۱۲ گھنٹے کی نشریات کے آغاز کا اعلان اور پروگرام کی تفصیلات بتانے کے بعد خطبہ کے آخر میں فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ ہمیں اس لائق بنائے کہ اس کے فضلوں کے شکرگزار بن سکیں ان سے پوری طرح استفادہ کرسکیں اور وہ انقلاب جو میں فضا میں ظاہر ہوتا ہوا دیکھ رہا ہوں اور فضا میں محسوس کررہا ہوں میری توقعات سے بھی بڑھ کر تیزی کے ساتھ آئے اور خدا کے فضلوں کی نئی برساتیں لیکر آئے نئی بہاریں لے کر آئے نئے نئے پھول گلشن احمد میں کھلتے ہوئے ہم دیکھیں نئے نئے رنگوں اور خوبصورتیوں کے ساتھ تمام عالم میں ہم سجائیں اور ان کی خوشبو سے ساری دنیا مہک جائے اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(خطبہ جمعہ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۳ء)

اور پھر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اپنے ۷ جنوری ۱۹۹۴ء کے خطبہ میں ایک نہایت ایمان افروز بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ساری دنیا کی جماعتوں کو احساس ہوگا کہ ہم کیا ہیں۔ کتنی وسیع عالمگیر جماعت سے ہمارا تعلق ہے اور ہمیشہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو عطا ہونے والی خدائی خبر یاد آتی رہے گی کہ "میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" میں اس میں ہمیشہ "میں" کے لفظ پر زور دیتا ہوں۔ عام طور پر جب پڑھنے والے پڑھتے ہیں تو "تیری" (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا یا "کناروں" پر زور دیتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس میں "میں" پر زور ہے کہ دنیا سے کیا ہوتا ہے "میں" پہنچاؤنگا دنیا تو مخالفت پر زور مارے گی اور تیرے ماننے والوں میں بھی اتنی توفیق کہاں ہے کہ وہ خود اپنی طاقت سے اس پیغام کو دنیا تک پہنچا سکیں "میں" ہوں جو پہنچاؤنگا۔ اور آج دنیا میں ہم انٹرنیشنل ٹیلی ویژن (احمدیہ) کے ذریعے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے پیغام کو پہنچا رہے ہیں۔ یہ اللہ ہے جو پہنچا رہا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ جنوری ۱۹۹۴ء مطبوعہ الفضل ۱۶۔ اپریل ۱۹۹۴ء)

لاریب یہ انسانی کام نہیں خدائی فعل ہیں۔۔

جس بات کو کہے کہ کرونگا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

والدین، سیکرٹریان وقف نو،

قائدین خدام الاحمدیہ،

صدران لجنہ اماء اللہ توجہ

فرمائیں

○ اپریل ۱۹۸۷ء میں پیدا ہونے والے واقفین و واقفات نو اب سات سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں امراء کرام اور متعلقہ تنظیموں کو سرکلر بھی کیا جاچکا ہے کہ (۱) اب آپ انہیں "اطفال الاحمدیہ" اور "ناصرات الاحمدیہ" کی تنظیموں میں شامل کریں۔

(۲) حدیث کے مطابق اس عمر کو پہنچنے والے بچوں کو نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا شروع کردیں۔

(وکالت وقف نو)

بین المملکتی حالات- واقعات- شخصیات-

امن وامان اور پنجابی اقدار کا احیاء

پنجاب کے گورنر چوہدری الطاف حسین نے واضح طور پر کہا ہے کہ صوبے میں امن وامان کا قیام اور پنجاب کی اقدار کا احیاء بطور گورنر ان کی ترجیحات میں سرفہرست ہیں- انہوں نے ایک انٹرویو میں کہا کہ صوبے کے ہر شہری کو امن اور تحفظ کی فراہمی کو وہ بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں- صوبے کے تمام طبقوں کے عوام بلاکسی امتیاز کے یکساں عزت واحترام کے مستحق ہیں- انہوں نے کہا کہ وہ ذاتی طور پر اس بارے میں بھرپور کوشش کر رہے ہیں کہ صوبے کے ہر شہری کو پرامن' آرام دہ اور کشیدگی سے پاک ماحول فراہم کیا جائے- انہوں نے کہا کہ ان کا پہلا مشن یہ ہے کہ قانون کا احترام کرنے والے عوام کو پورا احترام اور عزت ملے اور وہ ملکی آئین کے دائرے میں یکساں وقار اور عزت حاصل کریں اور اس سلسلے میں کسی کے سیاسی نظریے' ذات پات' عقیدے یا رنگ و نسل کی کوئی تمیز نہ ہو۔

انہوں نے کہا صوبے میں امن وامان کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے انہوں نے پولیس کے ڈھانچے میں پولیس اصلاحات کے ذریعے تبدیلیاں لانے کا فیصلہ کیا ہے- انہوں نے بتایا کہ انہوں نے پنجاب پولیس کے سربراہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ فوری طور پر ایک اعلیٰ سطحی پولیس ریفارم کمیٹی بنائیں جس میں سینئر ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کو شامل کیا جائے- یہ مجوزہ کمیٹی بہت جلد ایک تفصیلی رپورٹ تیار کرے گی جس میں پولیس کے ڈھانچے میں بہتری کی سفارشات پیش کی جائیں گی- اس میں پولیس افسران کی تنخواہوں' ترقیات' بہتر اوقات کار' ڈیوٹی کے معینہ اوقات' ایوارڈز دیئے جانے' شہید اور زخمی ہونے والے افسران کے ورثاء کو مالی امداد کی فراہمی' سرکاری ٹرانسپورٹ کی سہولت' طبی امداد کی سہولت' تعلیمی رہائش' لانڈری' میس کی سہولت' ان ڈور اور آؤٹ ڈور تفریحی سہولیات وغیرہ شامل ہوں گی-

انہوں نے کہا کہ ان کی خواہش ہے کہ پولیس والوں کو ایسی پرکشش مالی ترغیبات دی جائیں جو بجٹ کی حدود کے اندر ہوں تا کہ ان کا مورال بلند کیا جا سکے-

انہوں نے کہا کہ اس کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں اگر ضروری ہوا تو پولیس رولز میں بھی مناسب تبدیلیاں کی جائیں گی تا کہ قانونی کمزوریوں پر قابو پایا جا سکے-

انہوں نے بتایا کہ فوری طور پر پولیس فورس کو جدید ہتھیار فراہم کئے جا رہے ہیں اس کے علاوہ جدید ٹرانسپورٹ' مواصلاتی رابطے کے ذریعے جن میں ہائی رینج وائرلیس سیٹ شامل ہیں' جدید ہتھیار گولہ بارود فراہم کیا جائے گا تا کہ مجرموں سے موثر طور پر نپٹا جا سکے- اس کے علاوہ پولیس فورس کی تعداد میں بھی اضافہ کیا جا رہا ہے- ان اصلاحات پر عمل درآمد کے لئے آئندہ بجٹ میں اضافی رقوم مختص کی جائیں گی- ابتدائی طور پر ہر ضلع میں ایک بڑے پولیس اسٹیشن پر میس کی سہولت دی جائے گی تا کہ پولیس افسران کو حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق کھانا فراہم کیا جا سکے-

پاکستان میں غیر قانونی قیام کرنے والوں کے لئے سزائیں

اگر کوئی شخص کسی غیر ملکی کو پاکستان میں غیر قانونی طور پر داخل ہونے میں مدد دے گا' یا اسے نوکری فراہم کرے گا' اسے بھاری جرمانہ کے علاوہ دس سال قید کی سزا بھی دی جائے گی- اس کے علاوہ جو غیر ملکی غیر قانونی طور پر پاکستان میں داخل ہو گا اس کو بھی ایسی ہی سزا دی جائے گی اور یہ جرم ناقابل ضمانت ہو گا-

ان سزاؤں میں اضافے کو قانونی شکل دینے کے لئے حکومت پاکستان نے قومی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا ہے جس کی رو سے غیر ملکیوں کے ایکٹ میں ترمیم کی جائے گی-

گذشتہ چند سالوں میں غیر قانونی طور پر آنے والے غیر ملکیوں کی تعداد میں' خصوصاً کراچی میں اضافہ ہوا ہے- ایک اندازے کے مطابق اس وقت سندھ کے دارالحکومت میں دس لاکھ کے قریب غیر قانونی طور پر رہائش پذیر غیر ملکی موجود ہیں- اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے غیر ملکیوں کے ایکٹ میں ترمیم کی جا رہی ہے-

اس بل میں کہا گیا ہے کہ کوئی شخص ایسا کوئی انتظام یا کام نہیں کرے گا جس کے ذریعے سے وہ کسی ایسے غیر ملکی کی مدد کرے گا جس کے بارے میں وہ جانتا ہو یا جس کے بارے میں ایسا یقین کرنے کی معقول وجوہ موجود ہوں کہ اس کا قیام غیر قانونی ہے- اس بل میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوئی شخص ایسے شخص کو نہ تو ملازمت دے گا اور نہ ملازمت فراہم کرے گا جس کے پاس پاکستان میں قیام کا اجازت نامہ نہیں ہو گا-

بل میں مزید کہا گیا ہے کہ اس بل کی خلاف ورزی کرنے یا اس کے تحت کسی حکم یا ہدایت کی خلاف ورزی کرنے والے کو پانچ سال قید اور جرمانہ کی سزا دی جائے گی- اور اگر اس نے کسی قسم کا بانڈ بھرا ہو گا تو اس کا بانڈ ضبط کر لیا جائے گا- اور ایسا شخص جرمانہ ادا کرے گا یا متعلقہ عدالت کو مطمئن کرے گا کہ کیوں اس سے جرمانہ نہ لیا جائے-

بل میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص پاکستان میں غیر قانونی طور پر داخل ہو گا- تو وہ اس بل کے ماتحت ایسے جرم کا مرتکب ہو گا جس کی سزا دس سال تک ہو گی اور پانچ سال سے کم کسی صورت میں نہ ہو گی- اور اسے دس ہزار روپے تک جرمانہ بھی کیا جا سکے گا-

بل میں کہا گیا ہے کہ ایسا غیر ملکی جسے پاکستان میں قیام کرنے کا اجازت نامہ حاصل نہیں ہو گا' جو واپس جانا چاہے' یا جس کی واپسی کا حکومت پاکستان انتظام کر دے' تو اگر وہ پاکستان میں کسی اور کیس میں مطلوب نہ ہو- تو حکومت پاکستان متعلقہ عدالت کی رضامندی کے ساتھ' اسے واپس بھیجے گی یا اگر وہ سزا پا رہا ہو گا تو حکومت پاکستان کے حکم کے تحت اسے باہر بھیج دیا جائے گا-

اسرائیل اور پی ایل او کے درمیان سمجھوتے پر دستخط جلد متوقع ہیں

اسرائیل اور فلسطینی تنظیم آزادی پی ایل او کے درمیان مذاکرات کا وہ آخری دور شروع ہو گیا ہے جس کے بعد سمجھوتے پر دستخط ہو جانے کی قوی امید ہے- اس کے تحت غزہ پٹی اور مغربی کنارے کے شہر جریکو سے اسرائیلیوں کا انخلاء ہو جائے گا اور فلسطینیوں کی خود مختاری قائم ہو جائے گی-

پی ایل او کے وفد کے سربراہ نبیل شعات نے بتایا کہ اگر ساری باتیں درست طور پر ہوتی رہیں تو پی ایل او کے چیئرمین یاسر عرفات اور اسرائیلی وزیر خارجہ شمعون پیریز اس ہفتہ کے آخر میں قاہرہ جائیں گے اور اگلے ہفتے اس معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے- یاسر عرفات اور اسرائیل کے وزیراعظم مسٹر رابن قاہرہ میں اس معاہدے پر دستخط کریں گے- اس معاہدے کی عملی تفاصیل پر عرصہ پانچ ماہ سے بات چیت ہو رہی ہے- گذشتہ ستمبر میں مسٹر یاسر عرفات اور اسرائیلی وزیراعظم نے واشنگٹن میں صدر کلنٹن کی موجودگی میں امن معاہدے پر دستخط کئے تھے-

یروشلم میں موجود وزراء نے کہا ہے کہ اگرچہ اس معاہدے پر تو دستخط ہو جائیں گے لیکن ابھی بھی بہت سے اہم معاملات ایسے ہوں گے جن کا تصفیہ نہیں ہو سکا- اسرائیلی وزیر خارجہ نے بخارسٹ میں مسٹر یاسر عرفات سے پانچ ملاقاتیں کیں انہوں نے کہا کہ بہت سے اہم معاملات پر ہماری غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں- تاہم انہوں نے کہا کہ بعض معاملات جن میں عدالتوں کا دائرہ کار' ٹیلیفون کوڈز' پاسپورٹ اور کرنسی کے مسائل خود مختاری حاصل کرنے والے علاقے میں حل ہونے باقی ہیں-

مسٹر پیریز کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ غازہ جریکو معاہدے پر جلد دستخط نہ ہوئے تو سارا امن منصوبہ ہی خطرہ میں پڑ سکتا ہے-

بخارسٹ میں اسرائیلی وزیر خارجہ نے مسٹر یاسر عرفات سے جو بات چیت کی ہے اس بارے میں اسرائیلی وزیراعظم اور وزیر خارجہ میں پائے جانے والے بعض اختلافات کا پتہ چلا ہے- وزیر خارجہ چاہتے ہیں کہ سیکیورٹی معاملات سمیت جن باتوں پر اتفاق رائے ہو گیا ہے ان پر مبنی امن معاہدے پر جلد دستخط کرا لئے جائیں جبکہ مسٹر رابن کا خیال ہے کہ جن معاملات' عدالتوں اور کرنسی وغیرہ پر اتفاق نہیں ہوا- ان پر بھی اتفاق رائے حاصل کیا جائے اس کے بعد معاہدے پر دستخط کروائے جائیں-

امریکی اپنے صدر کی بوسنیا پالیسی سے مطمئن نہیں

ایک حالیہ سروے میں بتایا گیا ہے کہ

باقی صفحہ ۶ پر

اسلام کے خوبصورت چہرے پر مذہبی جنون کا تیزاب

بشکریہ نوائے وقت

گوجرانوالہ میں ایک پاکستانی مسلمان حافظ سجاد کے ساتھ پاکستانی مسلمانوں نے جو سلوک کیا' وہ مذہبی اور غیر مذہبی حلقوں کے لئے گہرے سوچ بچار کا متقاضی ہے۔ اس واقعے نے مجھ پر جو جذباتی کیفیت طاری کی میں چاہتا تھا کہ اس سے باہر نکل آؤں تو ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ اس پر اظہار خیال کروں چنانچہ کالم میں تاخیر کی بنیادی وجہ یہی ہے۔ آپ ایک دفعہ اپنے دماغ میں یہ واقعہ تازہ کریں کہ حافظ سجاد گھر میں تلاوت کلام پاک میں مصروف ہے' وہ کسی کام کے لئے اٹھنے لگتا ہے تو قرآن پاک چولہے پر گر جاتا ہے جس سے اس کے دو ایک اوراق شہید ہو جاتے ہیں' ہمسائے شور مچا دیتے ہیں کہ لوگو اس ظالم نے قرآن پاک کو آگ لگادی ہے "مسجدوں سے اعلان ہونے لگتے ہیں' پولیس حافظ قرآن کو پکڑ کر لے جاتی ہے "مشتعل" ہجوم تھانے پر حملہ کرکے "ملزم" کو قابو کرلیتا ہے اور اسے سرعام سنگسار کرنا شروع کر دیتا ہے' جب حافظ قرآن حرمت قرآن کے نام پر لہولہان کردیا جاتا ہے تو کچھ "غیرت مند" نوجوان آگے بڑھتے ہیں اس کے جسم پر مٹی کا تیل چھڑکتے ہیں اور اسے آگ لگا دیتے ہیں جب وہ زندہ آگ میں جل جاتا ہے تو کچھ "اسلام کے جاں نثار" اس کی لاش کو موٹر سائیکل کے ساتھ باندھتے ہیں اور اسے شہر کی گلیوں میں گھسیٹتے پھرتے ہیں۔ اخبارات میں دو دن اس واقعے کی بازگشت سنائی دیتی ہے اور پھر بات آئی گئی ہو جاتی ہے۔ کتنا معمولی واقعہ ہے جس پر نہ زمین کا کلیجہ شق ہوا اور نہ آسمان سروں پر آن گرا؟ لیکن زمیں بھی شق ہوگی اور آسمان بھی سروں پر آن گرے گا اگر ہم نے اس سانحے کے تمام پہلوؤں کا پوری سنجیدگی سے جائزہ نہ لیا اور ان محرکات کو ختم کرنے کی کوشش نہ کی جس کے نتیجے میں لوگوں نے قانون اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے اور قانون نے ان پلید ہاتھوں پر بیعت کرلی ہے!

اس سانحے میں مذہبی لوگوں کے سوچنے کی جو چیز ہے وہ مذہبی جنون ہے جس میں لوگوں کو بہت بری طرح مبتلا کر دیا گیا ہے اور مجھے انتہائی دکھ سے یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ اس میں اخبارات کا بھی حصہ ہے بابری مسجد کے سانحے کے بعد جب پاکستان میں مندروں پر حملے شروع ہوئے تو ہمارے ایک اخبار کی شہ سرخی تھی "لاہور مندروں سے پاک ہو گیا" جن سے ان "مجاہدوں" کے حوصلے بلند ہوئے جنہوں نے یہ ننگ اسلام حرکت کی تھی یہ اور اس طرح کی دوسری سرخیاں اسی طرح کی ہوتی ہیں جو کسی قاتل کے سنگدلانہ فعل کی شدت کم کرنے کے لئے عموماً اخبارات میں نظر آتی ہیں مثلاً "غیرت مند بھائی نے ٹوکے کے وار کرکے بہن کو ہلاک کردیا"۔ ایک معاشرے کو جب جنون میں مبتلا کردیا جاتا ہے تو پھر اس کے سامنے کوئی انتہا نہیں رہتی' وہ مندروں کے علاوہ مسجدوں کو بھی "اسلام" کے نام پر بم کے دھماکوں سے اڑانے لگتا ہے اور سجدے میں گرے ہوئے نمازیوں کو کلاشن کوف کے ایک برسٹ سے بھون کر رکھ دیتا ہے۔ حافظ سجاد کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ ایک مفروضے کے ساتھ ہوا' نہ معاملہ قاضی کے سامنے پیش ہوا نہ گواہ عدالت کے سامنے پیش ہوئے' نہ "ملزم" کو صفائی کا موقع دیا گیا اور ان سب مراحل سے گزرے بغیر وحشت و بہیمت کا وہ مظاہرہ کیا گیا کہ انسانیت ہمیشہ کے لئے کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہی۔ ایک لمحے کے لئے فرض کریں کہ "ملزم" واقعی بے دین تھا' اس نے جان بوجھ کر قرآن پاک کو آگ لگائی۔ میں مفتی نہیں ہوں' کسی مفتی سے پوچھا جائے کہ کیا اتنے بڑے گناہ کے مرتکب کے لئے خدا اور اس کے رسول نے یہی سزا مقرر کی ہے جو "ملزم" کو دی گئی؟ نیز یہ کہ اس سزا کے لئے کسی تحقیق کی ضرورت نہیں اور نیز یہ کہ یہ سزا ریاست کی بجائے جو چاہے دے سکتا ہے؟ ظاہر ہے ان میں سے کوئی بات بھی اس طرح نہیں ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو ہمارے مفتیوں نے اس پر اتنا شور بھی کیوں نہیں مچایا جتنا شور وہ کسی رسالے میں کسی عورت کی تصویر کی اشاعت پر مچاتے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمارے عوام کے علاوہ ہمارے مفتی بھی ان معاملات میں خدا اور اس کے رسول کے مقرر کئے ہوئے انسان کے ضابطوں اور ایسے معاملات میں تجویز کی گئی سزاؤں سے مطمئن نہیں ہیں چنانچہ وہ اس سے آگے جانا چاہتے ہیں اور یہ بات چونکہ وہ اپنے منہ سے نہیں کہہ سکتے لہٰذا اگر رائے عامہ ان کا ساتھ دے تو ایسے خلاف اسلام اقدامات کی حمایت میں کھل کر سامنے آجاتے ہیں' بصورت دیگر خاموشی اختیار کرلیتے ہیں۔

کچھ برس قبل ایک مسیحی کو "غلط فہمی" کی بناء پر قتل کر دیا گیا قاتل کا ٹارگٹ کوئی گستاخ رسولؐ تھا مگر وہ غلطی سے اسے سمجھ بیٹھا' اسی طرح گزشتہ دنوں ایک مسیحی کو عدالت کے باہر قتل کر دیا گیا جس پر توہین رسالت' کا مقدمہ چل رہا تھا اس طرح کے بے شمار واقعات نئے اور پرانے غیر مسلموں کے ساتھ ہو رہے ہیں' کیا اسلام میں قاضی کا کوئی مصرف نہیں جو شخص چاہے اور جب چاہے وہ قاضی بلکہ قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز ہو سکتا ہے اور اپنے طور پر یہ اختیار حاصل کرنے کے بعد اسے قتل و غارت گری کا لائسنس بھی حاصل ہو جاتا ہے' ان معاملات میں چشم پوشی بلکہ داد تحسین کے ڈونگرے برسانے کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ "کفار" کے بعد اب مسلمانوں کی باری بھی آگئی ہے۔ مسلمانوں کا ایک مشہور فرقہ ایک دوسرے مشہور فرقے کو "گستاخ رسولؐ" قرار دیتا ہے اور دوسرا فرقہ اسے "مشرک" سمجھتا ہے چنانچہ ایک دوسرے کی مسجدوں پر بموں کے حملے کئے جاتے ہیں اور "گستاخ رسولؐ" اور "مشرک نمازیوں" کو باری باری سجدے کی حالت میں تہ تیغ کردیا جاتا ہے۔ اب ہر شخص کا اپنا اسلام ہے' اپنے قوانین ہیں اور اپنے فیصلے ہیں جن پر عمل درآمد میں نہ مفتی آڑے آتے ہیں نہ ملکی قانون ان کا رستہ روکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مذہب کے معاملے میں نعوذباللہ ان سے زیادہ مذہبی ہوگئے ہیں جن کی وساطت سے ہم تک مذہب پہنچا۔ خدا اور اس کے رسولؐ کا فرمان ہے کہ کسی کے گھر میں دستک اور اس کی اجازت کے بغیر داخل ہونے کی کوشش نہ کرو۔ خلیفہ وقت حضرت عمر فاروقؓ جب دیوار پھلانگ کر ایک گھر میں داخل ہوتے ہیں اور گھر میں موجود خاتون سے پوچھتے ہیں کہ تم اتنی اونچی آواز میں گانا کیوں گارہی تھیں تو وہ پوچھتی ہے تم کون ہو؟ خلیفہ وقت جواب دیتے ہیں "میں امیرالمومنین ہوں" وہ عورت کہتی ہے "اگر تم امیرالمومنین ہو تو کیا تمہیں رسولؐ خدا کا یہ فرمان یاد نہیں کہ کسی چار دیواری میں بغیر اجازت کے داخل ہونا خلاف اسلام ہے؟" اس پر امیرالمومنین کے ماتھے پر عرق ندامت نمودار ہوتا ہے' آنکھیں نم ہو جاتی ہیں اور وہ بھرائی ہوئی آواز میں کہتے ہیں "مجھ سے غلطی ہوئی خاتون مجھے معاف کردو!"

آج ہم ذرا سا شک پڑنے پر گھروں پر ہلہ بول دیتے ہیں' اگلے روز بغیر عدالتی تحقیق کے اخباروں میں ان کی تصویریں شائع ہوتی ہیں اور یوں خاندان کے خاندان تباہ ہو جاتے ہیں۔ نیو ازیں ہم "اسلام" کو مکمل طور پر اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں گنہ گاروں کے لئے وہ سزائیں تجویز کرتے ہیں جو اتفاق سے اللہ تعالیٰ کے ذہن میں نہیں آئی تھیں۔ اس کی وجہ وہی ہے جو میں نے اوپر بیان کی ہے کہ ہم گنہ گاروں کے لئے خدا اور اس کے رسولؐ کی تجویز کی ہوئی سزاؤں اور اس کے طریق کار سے مطمئن نہیں ہیں۔ ہم نے اسلام کے خوبصورت چہرے پر مذہبی جنونیت کا تیزاب پھینک کر اسے مسخ کردیا ہے جن لوگوں نے تنگ دلی کی یہ آگ بھڑکائی ہے' ان سے یہ آگ بجھانے کی توقع نہ کریں بلکہ اسلام کے سچے عاشق آگے بڑھیں اور اسلام سے بیزار ہوتی نئی نسل کو بتائیں کہ اصل اسلام وہی ہے جو خدا نے رسولؐ پر اتارا اور حضورؐ اور خلفائے راشدین کے زمانے میں جس کی عملی شکل سامنے آئی۔ موجودہ اسلام چند سنگدلوں کی تخلیق ہے اور اب خود ان پر برا وقت آگیا ہے (جاری ہے)

(روزن دیوار سے۔ عطاء الحق قاسمی۔)

بقیہ صفحہ ۵

امریکن' صدر بل کلنٹن کی بوسنیا پالیسی پر تنقید کر رہے ہیں تاہم بہت سے ایسے بھی ہیں جن کا خیال ہے کہ امریکہ نے جنگ روکنے میں مناسب کردار ادا کیا ہے۔ ٹائم اور سی این این کے مشترکہ پول سروے میں بتایا گیا ہے کہ صدر کلنٹن کی خارجہ پالیسی کے بارے میں امریکی منقسم رائے رکھتے ہیں۔ ۴۴۔ فیصد امریکنوں کا کہنا ہے کہ صدر کلنٹن ٹھیک کام کر رہے ہیں۔ اور اتنے ہی امریکنوں کو اس بات سے اختلاف ہے۔ ۵۱ فیصد کا خیال ہے کہ صدر کلنٹن خارجہ پالیسی کے فیصلوں میں کمزور ثابت ہو رہے ہیں۔ اور ۵۸ فیصد کا خیال ہے کہ عالمی سطح پر امریکہ کے اثر رسوخ میں کمی ہوئی ہے۔ ۴۷ فیصد کے خیال میں صدر کلنٹن بوسنیا میں صحیح کام انجام نہیں دے رہے اور ۳۵ فیصد ایسے ہیں جنہوں نے بوسنیا پالیسی کی تائید کی ہے۔ لیکن جب یہ سوال کیا گیا کہ کیا امریکہ نے جنگ روکنے میں صحیح کام کیا ہے تو ۳۷ فیصد کے مقابلے میں ۵۶ فیصد کا خیال تھا کہ امریکہ نے جنگ روکنے میں کافی کردار ادا کیا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز-ربوہ

مسل نمبر ۲۹۴۷۸ میں وسیمہ نصیر زوجہ ملک نصیرالدین احمد صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شامی روڈ شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم ۴۰۰۰ روپے ۲۔ زیور طلائی وزنی ۲۰ تولہ ۷۰۰۰۰ روپے ۳۔ پلاٹ رہائشی برقبہ پندرہ مرلے مالیتی ۳۵۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ وسیمہ نصیر بھٹی سٹریٹ ۲۳ سی شامی روڈ شیخوپورہ گواہ شد نمبر ۱ مبشر منظور سیکرٹری مال شیخوپورہ گواہ شد نمبر ۲ قریشی سعید احمد اظہر مربی سلسلہ۔

مسل نمبر ۲۹۴۷۹ میں شمیم امین بنت مرزا محمد امین قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ آہیرانوالہ خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۶-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی لاکٹ وزنی ۷ ماشہ مالیتی ۲۷۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شمیم امین بنت مرزا محمد امین محلہ آہیرانوالہ گلی نمبر ۲ خوشاب گواہ شد نمبر ۱ اعجاز حسین ماموں موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ محمد اکرم ولد محمد حیات محلہ آہیرانوالہ خوشاب۔

مسل نمبر ۲۹۴۸۰ میں ناصر احمد طاہر ولد چوہدری سلطان احمد قوم بدھڑ جٹ پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹-۱۰ بیت القمر دارالعلوم غربی ربوہ حال کوارٹر لجنہ اماء اللہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقول کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۶۰ روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر احمد طاہر ۹-۱۰ دارالعلوم غربی حال کوارٹر لجنہ اماء اللہ پاکستان ربوہ گواہ شد نمبر ۱ انوار احمد انوار مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۷۲۲۲ گواہ شد نمبر ۲ اظہر احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۰۸۵۔

بقیہ صفحہ ۱ کالم ۴

وہ اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں اور جلد از جلد فارم وقف عارضی پر کرکے نظارت ہذا کو بھجوائیں تاکہ وہ اس بابرکت تحریک میں شامل ہو کر اس کی برکتوں سے فیضیاب ہو سکیں۔ فارم وقف عارضی نظارت ہذا یا اپنے حلقہ کے مربی صاحب سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی-ربوہ

بقیہ صفحہ ۱

لئے کھانا پہنچاتے ہیں کہ (-) ہم اپنے رب سے ایک دن سے جو عبوس اور قمطریر ہے ڈرتے ہیں۔ عبوس تنگی کو کہتے ہیں۔ قمطریر دراز یعنی قیامت کا دن تنگی کا ہوگا۔ اور لمبا ہوگا۔ بھوکوں کی مدد کرنے سے خدا تعالیٰ قحط کی تنگی اور درازی سے بھی نجات دیتا ہے۔ (از خطبہ ۲۰/اکتوبر ۱۸۹۹ء

(ہومیوپیتھک) ٹانک ڈراپس

زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب، دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے
قیمت 40/- روپے

کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-211283 - 04524-771
فیکس: 04524-212299

خبریں

ربوہ : 7- مئی-1994ء

گرمی زیادہ ہو رہی ہے

درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم دہشت گردی چھوڑ دے اور مذاکرات کی راہ اپنائے۔ خون خرابہ کرنے والے بے نظیر کے نہیں عوام کے دشمن ہیں۔ انہوں نے کہا الطاف حسین کے خلاف فیئر ٹرائل ہو گا لیکن وہ یہ اعلان کریں کہ گناہ گار ہوئے تو سزا بھگتیں گے۔

○ وفاقی حکومت نے ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین کی گرفتاری کے لئے انٹر پول سے رابطہ کیا ہے اور انٹر پول پولیس کو ضروری مواد فراہم کر دیا ہے۔

○ وزیر خارجہ پاکستان سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ کراچی کے فسادات میں بھارت کا ہاتھ ہے۔ اور قیام امن کے لئے فوج کی مداخلت ضروری ہے۔ اور جب فوج حالات پر کنٹرول کر لے گی تو پھر اس مسئلے کا سیاسی حل ڈھونڈا جائے گا۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم فوج کو بدنام کرنے کی حکومتی سازش ناکام بنا دیں گے۔ انہوں نے کہا بے نظیر باپ کی پھانسی کا بدلہ فوج سے لینا چاہتی ہے۔ قوم تیار رہے۔ اگر ان حکمرانوں کا مقابلہ نہ کیا گیا تو یہ ملک تباہ ہو جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ صدر سے لے کر نیچے تک پیپلز پارٹی کے تمام افراد کرپشن میں ملوث رہے ہیں۔ مہران بینک سکینڈل سامنے آنے سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

○ وفاقی حکومت نے واپڈا کو بجلی کے نرخوں میں اضافے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ بلکہ واپڈا کو ہدایت کی گئی ہے کہ آمدنی بڑھانے کے لئے اخراجات میں بچت سمیت دیگر اقدامات کرے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم فتنہ بھڑکانے والوں اور دہشت گردوں سے آہنی ہاتھ سے نمٹیں گے۔ شرپسند عناصر فرقہ واریت کو بھڑکا کر ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تخریب کاروں کی سرپرستی کرنے والوں کو کبھی معاف نہیں کیا جائے گا۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ سابق حکمرانوں کی بدعنوانیاں جلد منظر عام پر آئیں گی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ہمارے پاس عوامی طاقت آ گئی تو بنیادی تبدیلیوں کے لئے انتخابات کے علاوہ کئی راستے اختیار کئے جاسکتے ہیں۔

○ معلوم ہوا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو ۱۴- مئی کو تین روزہ سرکاری دورے پر نیپال جائیں گی۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہم پیپلز پارٹی کی حکومت سے مذاکرات نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کراچی کی صورت حال کی ذمہ داری پیپلز پارٹی پر ہے مہاجروں کے مسائل حل کرنے کی بجائے ان پر ظلم کیا جا رہا ہے۔

○ سرحد کے وزیر عطاء اللہ خاں پیپلز پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔

○ دو شیعہ علماء کے قتل پر سرگودھا اور ساہیوال میں احتجاج کیا گیا دونوں شہروں میں کاروبار بند رہا۔ سرگودھا میں سپاہ صحابہ کے دفتر کو نذر آتش کر دیا گیا۔ فقہ جعفریہ کے رہنما ساجد نقوی نے کہا کہ ہم نے بھی چوڑیاں نہیں پہن رکھیں۔

○ کراچی میں کشیدگی بدستور جاری ہے اور مختلف علاقوں میں فائرنگ بھی کی جا رہی ہے۔ فائرنگ سے دو افراد زخمی ہو گئے ایک آئل ٹینکر کو نذر آتش کر دیا گیا۔ پولیس اور قانون نافذ کرنے والے ادارے مسلسل گشت کر رہے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ سندھ میں مشرقی پاکستان جیسی سازش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوجی قیادت اس حساس صورت حال کو سمجھے۔

○ ساہیوال سرگودھا اور فاروقہ میں رینجرز نے گشت شروع کر دی ہے اور دفعہ ۱۴۴- کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ فائرنگ اور توڑ پھوڑ کے الزام میں فقہ جعفریہ کے ۱۱- افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے انتظامیہ کے مطابق ساہیوال میں کرفیو نہیں لگایا گیا۔ صرف رات کو ۹ بجے سے صبح ٦ بجے تک لوگوں کو گھروں میں پابند کیا گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات خالد احمد کھرل نے کہا ہے کہ نواز شریف کو عدلیہ اور حساس اداروں پر تنقید کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ مہران بینک کا معاملہ عدالت میں جائے گا۔ نواز شریف شہباز شریف اور شجاعت اپنی اپنی صفائی عدالت میں پیش کریں۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا کہ سپاہ صحابہ کے خلاف بھی ایم کیو ایم جیسا اپریشن شروع کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سپاہ صحابہ کے کارکن شیعہ فرقہ کے لوگوں کو قتل کر رہے ہیں۔

○ جہلم میں دو مذہبی گروہوں میں پمفلٹ کی تقسیم کے تنازعہ میں اینٹوں اور پتھروں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ ہوائی فائرنگ بھی ہوئی۔ اس دوران ٦- افراد زخمی ہو گئے۔ تاہم جہلم کی انتظامیہ نے صورت حال کو بگڑنے سے بچا لیا۔

○ شمالی اور جنوبی یمن میں خونریز جنگ کے دوران سینکڑوں فوجی ہلاک ہو گئے۔ بیسیوں ٹینک تباہ ہو گئے آٹھ طیارے بھی گرا لئے گئے۔ صنعا کو عدن سے ملانے والی شاہراہ پر ٹینکوں کی ہولناک جنگ ہوئی۔ دونوں دارالحکومتوں کے وسیع علاقوں پر بمباری کی گئی۔ عدن کا ہوائی اڈہ، ریڈیو اور ٹیلیوژن سٹیشن اور آئل ریفائنری تباہ کر دئے گئے۔ صنعا ائرپورٹ اور شہری آبادیاں ملبے کا ڈھیر بن گئیں۔

○ بھارتی فوج نے زیر حراست مزید ۷- کشمیریوں کو شہید کر دیا اور ۱۵- زخمی۔ سری نگر میں نہتے شہریوں پر بھارتی فوجوں نے وحشیانہ تشدد کیا اور فائرنگ بھی کی۔ شہر کی آبادی دوسرے روز بھی یرغمال بنی رہی۔ شہر میں غیر معینہ مدت کے لئے کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ مساجد میں نماز ادا کرنے پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔

○ سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ ملک میں شدید افراتفری ہے مگر انجام کی کسی کو خبر نہیں ہم نے عدالت میں نظریہ ضرورت کے بت کو پاش پاش کر دیا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے رہنما الطاف حسین کی رہائش گاہ نائن زیرو پر دہشت گردوں کے گروہ نے حملہ کیا اور خودکار ہتھیاروں سے فائرنگ کی۔ تاہم فوری طور پر کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ یہ بات ایم۔ کیو۔ ایم۔ کے ذرائع نے بتائی ہے۔

○ سندھ میں تشدد کی نئی لہر کے پیش نظر حکومت نے آپریشن کلین اپ میں غیر معینہ مدت کے لئے توسیع کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ مسائل کا حل انقلاب ہے۔ انہوں کہا کارکنوں کو چاہئے کہ کرپٹ قیادتوں سے نجات حاصل کریں۔

○ حافظ سجاد فاروق کے متعلق تحقیقاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حافظ سجاد فاروق نے قرآن پاک کو نذر آتش کیا تھا۔ مزید کہا گیا ہے کہ پولیس نے بھی انتہائی غفلت برتی۔ حافظ سجاد کو کسی دوسری جگہ بند کرنا چاہئے تھا۔

ڈش انٹینا

احباب جماعت کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفاء میڈیکو نے ایک ذیلی ادارہ الیکٹرانکس کا شروع کیا ہے جس میں سب سے پہلے ڈش انٹینا کا مکمل سسٹم جو کہ مندرجہ ذیل حصوں پر مشتمل ہے۔ تیار کیا ہے

۱- ڈش انٹینا مع سٹینڈ ۲- فیڈ ہارن ۳- ایل این بی ۴- پے سسٹم ریسیور

ہمارے ڈش انٹینا کی خوبی یہ ہے کہ اس میں تصویر نہایت اعلیٰ اور آواز بالکل صاف آتی ہے۔ چنانچہ معیار اور کوالٹی کے لحاظ سے اس وقت اس سے بہتر کوئی سسٹم اس قیمت پر نہیں مل سکتا۔ یہ امر بھی خصوصیت کا حامل ہے کہ خریدار کو ڈش انٹینا کے خریدنے پر ہم پے سسٹم مائیکرو ریسیور کی تین ماہ کی فری سروس گارنٹی۔ نیز بعد از فروخت سروس کی سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔

اوپر دئے گئے اوصاف کو ثابت کرنے کیلئے اس ڈش انٹینا کی نیچے درج شدہ پتہ پر صبح سے شام تک نمائش اور DISPLAY کا انتظام ہے احباب کسی بھی وقت ان خوبیوں سے بھرپور ڈش انٹینا کی قابل رشک کارکردگی کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ تفصیل قیمت

۱- پے سسٹم مائیکرو سسٹم سیٹلائٹ ریسیور — Rs 2500-00

۲- ڈش انٹینا مکمل مع پے ریسیور سسٹم۔ فیڈ ہارن، ایل این بی

ڈش 6 فٹ کی جالی کے ساتھ کل قیمت — Rs 5700-00

ڈش 8 " " " " — " 7000-00

ڈش 6 فٹ ایلومینیم شیٹ کے ساتھ کل قیمت — Rs 6800-00

ڈش 8 " " " " — " 9000-00

یہ تعارفی قیمت عیدالاضحیٰ کیلئے خصوصی طور پر کم کی گئی ہے۔

شفا میڈیکو الیکٹرانکس ڈویژن مائیکرو سنٹر

7- لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

فون: 354259 فیکس: 7228596